2587 ـ نذر کی اقسام اور اس کے حکم کا خلاصہ

سوال

شريعت اسلاميہ ميں نذر كا حكم كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سائلہ كے ليے ہم ذيل ميں نذر كے موضوع پر مختصر سا نوٹ پيش كرتے ہيں جو نذر كے بنيادى احكام اور اس كى اقسام پر مشتمل ہے، جو آپ اور دوسرے قارئين كرام كے ليے ان شاء اللہ فائدہ مند ثابت ہو گا:

اصفہانى رحمہ اللہ تعالى " مفردات الفاظ القرآن " ميں لكھتے ہيں:

نذر يہ ہے كہ: آپ كسى كام كے ہونے كى بنا پر وہ چيز واجب اور لازم كر ليں جو آپ پر واجب نہيں تھى.

فرمان بارى تعالى ہے:

يقينا ميں نے اللہ رحمن كے ليے روزے كى نذر مانى ہے مريم (26) اھـ

ديكھيں: مفردات الفاظ القرآن صفحہ (797).

لہذ نذر يہ ہے كہ مكلف شخص اپنے آپ پر وہ چيز لازم كرلے جو اس پر لازم نہيں تھى، چاہے وہ منجز ہو يا معلق.

كتاب اللہ ميں نذر كو مدح كى مد ميں بھى بيان كيا گيا ہے:

اللہ سبحانہ وتعالى نے اپنے مومن بندوں كے متعلق فرمايا ہے:

بلا شبہ نيك و صالح لوگ وہ جام پئيں گےجس كى آميزش كافور ہے، جو ايك چشمہ ہے، جس ميں سے اللہ كے بندے نوش كريں گے، اس كى نہريں نكال كر لے جائيں گے (جدھر چاہيں)، جو نذر پورى كرتے ہيں اور اس دن سے ڈرتے ہيں جس كى برائى چاروں طرف پھيل جانے والى ہے الدھر (5 ـ 7).

تو اللہ سبحانہ وتعالى نے ان كا روز قيامت كى ہولناكيوں سے ڈرنا اور نذروں كو پورا كرنا ان كى نجات اور كاميابى اور

جنت میں داخلے کا سبب بنایا ہے.

نذر کا حکم:

مشروع نذر کو پورا کرنا واجب ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

پھر وہ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں الحج (29).

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

یہاں امر وجوب کے لیے ہے.

اور کئی ایک احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر ماننے کی کراہت کا بیان ملتا ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم نذریں نہ مانا کرو، کیونکہ نذر تقدیر سے کچھ فائدہ نہیں دیتی، بلکہ یہ تو بخیل سے نکالنے کا ایک بہانہ ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (3096).

اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نذر سے منع کیا اور فرمانے لگے:

" یہ کسی چیز کو دور نہیں ہٹاتی، بلکہ اس سے تو بخیل اور کنجوس سے نکالا جاتا ہے"

صحیح بخاری و صحیح مسلم.

اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ نذر پوری کرنے والوں کی تعریف کرنے کے بعد اس سے منع کیسے کر دیا گیا؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ: جس نذر کی تعریف اور مدح کی گئی ہے وہ اطاعت و فرمانبرداری کی نذر ہے، جو کسی چیز پر معلق نہ ہو جسے انسان سستی و کاہلی کو دور اور اللہ تعالی کی نعمت کا شکر ادا کرنے کے لیے اپنے اوپر محمول کرے.

اور جس نذر سے منع کیا گیا ہے وہ کئی قسم کی نذریں ہیں: جن میں سے ایک نذر تو وہ ہے جو بطور معاوضہ ہو یعنی نذر ماننے والا اطاعت و فرمانبرداری کو کسی کام کے حصول یا کسی چیز کے دور ہونے پر معلق کرے اس طرح کہ اگر وہ کام نہ ہو تو وہ یہ اطاعت و فرمانبرداری کا کام نہیں کرے گا، اور یہ نذر ماننی ممنوع ہے.

ہو سکتا ہے اسے منع کرنے میں حکمت یہ ہو کہ:

کہ جب اس پر وہ کام حتمی اور واجب و لازم ہو جائے تو نذر ماننے والا شخص اس اطاعت کے کام کو بوجھ سمجھ کر انجام دے.

جب نذر ماننے والے نے اطاعت کرنے کی نذر اس شرط پر مانی کہ اگر اس کا مطلوبہ کام ہو جائے تو وہ یہ اطاعت کرے گا، تو اس طرح یہ اس کے معاوضہ اور بدلہ ہوا جو اس کام کے کرنے والے کی نیت میں قدح ہے. کیونکہ اگر اس کے مریض کو شفایابی حاصل نہ ہو تو وہ شفایابی پر معلق کردہ صدقہ نہیں کرے گا، اور یہ بخل کی حالت میں ہے، کیونکہ وہ اپنے مال سے بغیر عوض کے جلد نہیں نکالتا جو اس کے نکالے جانے والے پر غالبا زیادہ کرتا ہو؟

بعض لوگوں کا جاہلی اعتقاد ہوتا ہے کہ نذر مطلوبہ چیز کے حصول کا باعث بنتی ہے، یا یہ کہ اللہ تعالی نذر کے عوض میں نذر ماننے والے کا مطلوبہ کام پورا کردیتا ہے.

اور بعض جاہل لوگوں کا ایک اور اعتقاد ہے کہ نذر تقدیر کو بدلتی ہے، یا انہیں جلد نفع دینے کا باعث بنتی ہے، اور ان سے نقصان اور ضرر کو دور کرتی ہے.

تو اس خدشہ کی بنا پر اس سے منع کردیا کہ کہیں جاہل ایسا ہی اعتقاد نہ رکھنا شروع کردیں، اور اس طرح کے اعتقاد کی خطرناکی پر متنبہ کرنے کےلیے اس سے منع کر دیا گیا تا کہ عقیدہ کی سلامتی رہے.

اس نذر کی اقسام جس کو پورا کرنا واجب ہے:

اول:

جس نذر کا پورا کرنا واجب ہے (وہ اطاعت و فرمانبرداری کی نذر ہے) ہر وہ نذر ہے جو اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کی نذر ہومثلا: نماز، روزہ ، عمرہ، حج، صلہ رحمی، اعتکاف، جھاد، امربالمعروف اور نہی عن المنکر:

مثلا کوئی شخص یہ کہے کہ: میں اللہ کے لیے اتنے روزے رکھوں گا، یا اتنا صدقہ کرونگا، یا یہ کہے کہ: اللہ کے لیے میرے ذمہ ہے کہ میں اس برس حج کرونگا، یا میں مسجد حرام میں دو رکعت ادا کرونگا، ان نعمتوں کے شکرانہ کے طور پر جو اللہ تعالی نےمیرے مریض کو شفایابی دے کر کی ہیں.

یا وہ نذر معلق ہو، یعنی اگر اس کا کوئی کام ہو جائے تو وہ فلاں نیک کام کرے گا، مثلا وہ کہے: اگر میرا غائب شخص آگیا یا اللہ تعالی نے مجھے میرے دشمن سے محفوظ رکھا تو میرے ذمہ اتنے روزے یا اتنا صدقہ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کی نذر مانی تو وہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرے، اور جس نے اللہ کی نافرمانی کرنے کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6202).

اور اگر کسی شخص نے اطاعت کی نذر مانی اور پھر ایسے حالات پیدا ہو گئے جس نے اسے نذر پوری کرنے سے عاجز کر دیا: مثلا کسی شخص نے نذر مانی کے وہ ایك ماہ کے روزے رکھے گا، یا حج یا عمرہ کرے گا لیکن وہ بیمار ہو گیا اور اس بنا پر روزے نہ رکھ سکا، یا حج اور عمرہ نہ کر سکا، یا اس نے صدقہ کرنے کی نذر مانی لیکن وہ فقر سے دوچار ہو گیا جس کی بنا پر نذر پوری کرنے سے قاصر رہا، تو اس حالت میں نذر قسم کے کفارہ میں بدل جائے گی، جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں وارد ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ: جس نے ایسی نذر مانی جس کی وہ استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے"

اسے ابو داود رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے، اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے بلوغ المرام میں اس کی سند کو صحیح کہا ہے، اور حفاظ رحمہم اللہ نے اس کے وقف کو راجح کہا ہے.

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

جب انسان اللہ تعالی کی اطاعت کرنے کی نذر ماننے کا قصد کرے تو اسے وہ نذر پوری کرنا ہو گی، لیکن اگر وہ اللہ تعالی کے لیے مانی نذر کو پورا نہیں کرتا تو اکثر سلف کے ہاں اس پر قسم کا کفارہ ہے.

دیکھیں: مجموع الفتاوی (33 / 49).

دوم:

ایسی نذر جسے پورا کرنا جائز نہیں ہے، اس میں قسم کا کفارہ ہے:

اور یہ نذر کی یہ قسم مندرجہ ذیل پر مشتمل ہے:

1 ـ معصیت کی نذر:

ہر وہ نذر جس میں اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی کی نذر مانی گئی ہو، مثلا کوئی شخص یہ نذر مانے کہ وہ کسی قبر یا مزار پر تیل ڈالے گا یا شمع روشن کرے گا، یا کسی قبر اورمزار اور شرکیہ جگہ کی زیارت کی نذر مانے، تو بعض

وجوہات کی بنا پر یہ نذر بتوں کے لیے نذر کے مشابہ ہو گی.

اور اسی طرح اگر کوئی شخص کسی معصیت و نافرمانی کی نذر مانے مثلا زنا کاری، یا شراب نوشی، یا چوری، یا یتیم کا مال ہڑپ کرنا، یا کسی کا حق کا انکار کرنا، کسی کے ساتھ قطع رحمی کرنے کی، یا بغیر کسی شرعی مانع کے کسی کے گھر میں نہ جانے کی، تو یہ سب نذریں ایسی ہیں جو ناجائز ہیں ان کا پورا کرنا کسی بھی حالت میں جائز نہیں ہے، بلکہ اسے اپنی نذر کے کفارہ میں قسم کا کفارہ ادا کرنا چاہیے، اس قسم کی نذر پوری نہ کرنے کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کی نذر مانی وہ اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کرے، اور جس نے اس کی نافرمانی اور معصیت کرنے کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی و معصیت نہ کرے "

اسے بخاری رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا ہے.

اور عمران بن حصین رضی اللہ تعالی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" معصیت و نافرمانی کی نذر میں کوئی وفا نہیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (3099).

2 - ہر وہ نذر جو نص کے متصادم ہو:

جب مسلمان شخص کوئی نذر مانے اور اسے یہ علم ہو جائے کہ اس کی نذر صحیح نص جس میں امر یا نہی ہے کے متصادم ہے تو اسے اس نذر کو پورا کرنے سے باز رہنا چاہیے، اور اس کے بدلے اسے قسم کا کفارہ ادا کرنا چاہیے اس کی دلیل بخاری شریف کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے ساتھ تھا تو ایک شخص نے ان سے سوال کیا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ پوری زندگی ہر منگل یا ہر بدھ کو روزہ رکھوں گا اور یہ دن عید الاضحی کے دن کے موافق ہو گیا ہے؟

تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: اللہ تعالی نے ہمیں نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے، اور عید والے دن ہمیں روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے، تو اس شخص نے دوبارہ یہی سوال کیا اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے یہی جواب دیا، اس سے زیادہ کچھ نہ کہا.

صحیح بخاری حدیث نمبر (6212).

اور امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے زیاد بن جبیر رحمہ اللہ تعالی سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے منی میں چلتے ہوئے سوال کیا:

میں نے نذر مانی ہے کہ ہر منگل یا ہر بدھ کو روزہ رکھوں گا، اور یہ دن عید الاضحی کے موافق آگیا ہے، آپ کیا کہتے ہیں؟

تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے جواب دیا: اللہ تعالی کا حکم ہے کہ نذر پوری کرو، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحی کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، یا یہ کہا: ہمیں عید قربان کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے.

راوی کہتے ہیں: اس شخص نے خیال کیا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے سنا نہیں، تو اس نے کہا: میں نے ہر منگل یا بدھ کو روزہ رکھنے کی نذر مانی ہے، اور یہ دن عید قربان کے موافق آگیا ہے؟

تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: اللہ تعالی کا تو حکم ہے کہ نذر پوری کی جائے، اور ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے، یا فرمایا ہمیں عید قربان کا روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے.

راوی کہتے ہیں: اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا حتی کہ پہاڑ کے ساتھ ٹیک لگا لی.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ عید الفطر یا عید الاضحی کے دن نفلی یا نذر کا روزہ رکھنا جائز نہیں ہے.

3 ـ وہ نذر جس کا حکم قسم کے کفارہ کے علاوہ کوئی حکم نہیں:

اور کچھ نذریں ایسی ہیں جن کے متعلق کوئی احکام نہیں صرف اتنا ہے کہ نذر ماننے والا نذر کے کفارہ کے طور پر قسم کا کفارہ لازمی دے گا، اس میں کچھ نذریں یہ ہیں:

مطلقا نذر ماننا: (یہ وہ نذر ہے جس کا نام نہ لیا گیا ہو) لہذا اگر کسی مسلمان شخص نے نذر مانی اور نذر مانی گئی چیز کا نام نہ لیا بلکہ نذر کو بغیر نام کے مطلق ہی رہنے دیا یا تعین نہ کیا: مثلا یہ کہا کہ: مجھ پر نذر ہے کہ اگر اللہ تعالی نے مجھے شفایابی سے نوازا، اور اس نے کسی چیز کا نام نہ لیا تو اس پر قسم کا کفارہ ہو گا.

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نذر کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے"

اسے مسلم رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

امام مالك اور بہت ساروں نے ۔ بلکہ اکثر نے ۔ اسے نذر مطلق پر محمول کیا ہے، جیسا کہ کوئی کہے: مجھ پر نذر ہے.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (11 / 104).

4 ۔ وہ نذر جسے پورا کرنے یا قسم کا کفارہ دینے میں اختیار ہے:

کچھ نذریں ایسي ہیں جن میں نذر ماننے والے کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنی نذر پوری کرے یا پھر نذر کے کفارہ میں قسم کا کفارہ ادا کردے، اس قسم میں مندرجہ ذیل نذریں آتی ہیں:

جھگڑا اور غصہ کی نذر: یہ ہر وہ نذر ہے جو قسم کی جگہ ہو اور اس سے کسی فعل کو سرانجام دینے یا کسی فعل کو ترك کرنے پر ابھارنا مراد ہو، یا پھر کسی کی تصدیق یا تکذیب مراد ہو، نذر ماننے والے کا مقصد نذر نہ ہو اور نہ ہی اللہ کا قرب حاصل کرنا ہو.

مثلا کوئی شخص غصہ کی حالت میں یہ کہے: (اگر میں نے ایسا کیا تو مجھ پر حجت یا میرے ذمہ ایك ماہ کے روزے یا ایك ہزار دینا صدقہ کرونگا)

یا یہ کہے: (اگر میں نے فلاں شخص سے کلام کی تو یہ غلام آزاد کرونگا، یا میری بیوی کو طلاق) وغیرہ

اور پھر وہ یہ کام کر بھی لے، اور وہ اس ساری کلام سے اس کی تاکید چاہتا تھا کہ وہ اس کام وغیرہ کو نہیں کرے گا، تو اس کے مقصود کی حقیقت میں نہ تو شرط پر عمل کرے اور نہ ہی اس پر سزا لاگو ہو گی، بلکہ اسے اس طرح کی نذر میں اختیار دیا جائے گا.

۔ اس شخص کی حالت کسی کی حکایت بیان کرنا ہو، یا کسی چیز کے فعل یا عدم فعل پر ابھارنے کا اظہار ہو، اسے بھی اختیار ہے کہ یا تو وہ اپنی نذر پوری کرے یا پھر قسم کا کفارہ ادا کردے، جوہر کے اعتبار سے اسے قسم شمار کیا جائےگا.

شیخ الاسلام ابن تیمہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اگر اس نے قسم کے اعتبار سے نذر کو معلق کیا اور یہ کہا: اگر میں تمہارے ساتھ سفر کروں تو مجھ پر حج ہے، یا میرا مال صدقہ، یا میرے ذمہ غلام آزاد کرنا، تو صحابہ کرام اور جمہور علماء کے ہاں یہ حلف نذر ہے، نہ کہ وہ نذر ماننے والا ہے، لہذا اگر وہ اپنے اوپر لازم کردہ کو پورا نہیں کرتا تو اسے قسم کا کفارہ ادا کرنا ہی کافی ہے"

اور ایک دوسری جگہ پر کہتے ہیں:

" جھگڑے اور غضب کی حالت میں نذر سے واجب کردہ میں ہمارے ہاں مشہور قول پر دو چیزوں میں سےایک ہے: یا تو کفارہ یا پھر معلق کردہ فعل کو سرانجام دینا، اور اگر وہ معلق کردہ چیز کا التزام نہیں کرتا تو پھر کفارے کا وجوب ثابت ہوتا ہے"

۔ مباح نذر:

یہ ہر وہ نذر ہے جو مباح امور میں سے کسی پر بھی مانی گئی ہو، مثلا کوئی شخص کسی معین لباس کے پہننے کی نذر مانے، یا کوئی مخصوص کھانا کھانے کی نذر مانے، یا کسی بذاتہ جانور پر سوار ہونے کی نذر مانے، یا کسی محدود گھر میں داخل ہونے کی نذر مانے, وغیرہ

ثابت بن ضحاك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک شخص نے بوانہ نامی جگہ میں اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی

اور ایک روایت میں ہے کہ اس کا بیٹا پیدا ہوا ۔ تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: میں نے بوانہ میں اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی ہے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا جس کی عبادت کی جاتی تھی ؟

تو صحابہ نے جواب دیا: نہیں

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہاں ان کا کوئی میلہ ٹھیلہ لگتا تھا؟

تو صحابہ کرام نے جواب دیا: نہیں

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اپنی نذر پوری کرو؛ کیونکہ اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی کی نذر پوری کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس میں جس کا ابن آدم مالک ہی نہیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2881).

اس شخص نے بوانہ نامی جگہ (ینبع شہر کے بعد ایك جگہ ہے) میں اللہ تعالی کا شکر ادا کرنے کے لیے اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی کہ اللہ تعالی نے اسے بیٹا دیا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی نذر پوری کرنے کا حکم دیا، کہ وہ اس جگہ اپنا اونٹ ذبح کر لے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی رضا اور خوشنودی کے کام کرنے کی توفیق سے نوازے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .